بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵۱۸

روزنامہ
الفضل
قادیان

یوم جمعۃ المبارک

۲۸ ماہ ہجرت ۱۳۲۲ ہش | ۲۲ جمادی الاوّل ۱۳۶۲ھ | ۲۸ ماہ مئی ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۲۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۷ ہجرت ۱۳۲۲ ہش سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے آٹھ بجے صبح کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو گزشتہ ۲۴ گھنٹوں میں ضعف قلب کی شکایت رہی۔ کل دن میں بخار بھی پرسوں کی نسبت زیادہ رہا۔ یعنی لگاتار درجہ حرارت ۱۰۰ کے قریب رہا۔ مگر کھانسی کم رہی۔ اور سینہ ہلکا رہا۔ لیکن رات کو بخار کم ہو گیا۔ مگر کھانسی کی شکایت زیادہ رہی۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں:۔

حضرت ام المؤمنین اطال اللہ بقاءہا کو تا حال سردرد اور اسہال کی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں:۔

جناب خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کی بڑی اہلیہ صاحبہ تا حال بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو چکی ہیں۔ احباب ان کے لئے بھی دعائے صحت فرمائیں:۔

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۲۲ جمادی الاول ۱۳۶۲ھ

ہندوستان میں اخبار نویسی کی حالت

پنجاب یونیورسٹی نے جرنلزم کی تعلیم کے لئے ایک کلاس جاری کر رکھی ہے۔ جس کے لئے ذریعہ تعلیم انگریزی ہے۔ اور صرف گریجوایٹ اس میں داخل کئے جاتے ہیں۔ اس یونیورسٹی کو یونیورسٹی کے اس شعبہ کی دوسری سالانہ کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت کے فرائض مسلم لیگ کے انگریزی اخبار ڈان کے ایڈیٹر مسٹر پوتھن جوزف نے ادا کئے۔ اس کانفرنس میں ہندوستانی اخبار نویسی کے حال و مستقبل کے متعلق کئی تقریریں کی گئیں۔ مسٹر جوزف نے اپنی صدارتی تقریر میں ہندوستان کے اخبار نویسوں کی حالت کو مایوس کن بتاتے ہوئے کہا۔ کہ ایڈیٹروں کو بہت کم تنخواہیں دی جاتی ہیں۔ اخباروں کے مالک لکشمی دیوی کے پجاری ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ سب منافع خود کھا جائیں۔ آپ نے تجویز پیش کی۔ کہ مالکان اخبارات کو چاہیئے۔ کہ چھ فیصدی یا زیادہ سے زیادہ بارہ فیصدی منافع خود لے کر باقی کا دسواں حصہ بانٹ دیا کریں۔ نیز کہا۔ کہ ہندوستان میں اخبار نویسی کا معیار اس وقت تک بلند نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ حکومت مداخلت نہ کرے۔ آپ نے اس بات پر بہت زور دیا۔ کہ اخبار نویسوں کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے حکومت کو ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کرنی چاہیئے۔ ہندوستان کی اخبار نویسی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا:۔ "حکومت کی نگاہوں میں ہم جرائم پیشہ قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور دوسرے لوگ ہمیں اچھوت سمجھتے ہیں۔ صحافت ایک اعلیٰ ترین زندگی سے تعلق رکھتی ہے۔ لیکن ہندوستان میں ہم گھٹیا اور بدترین فرومایگی کے علمبردار تصور کئے جاتے ہیں:۔

اخبار نویسی ایک نہایت معزز پیشہ ہے اور اقوام کی تعمیر و تخریب میں اخبار نویس کا بہت دخل ہوتا ہے۔ اور ایسے اہم پیشہ سے تعلق رکھنے والوں کی یہ حالت بہت افسوسناک ہے لیکن ہندوستان میں اخبار نویسی کی حالت اور اس کے معیار کو بلند کرنے کی تجاویز پر غور کرتے وقت اس امر کو ہرگز نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ کہ اس کی ذمہ داری کافی حد تک اخبار نویسوں اور مالکان اخبارات پر بھی ہے حکومت کی نگاہ میں جرائم پیشہ اور دوسرے لوگوں کی نگاہ میں اچھوت اور بدترین فرومایگی کا علمبردار سمجھا یا سمجھا جانا خود ہر شخص کے اپنے ہاتھ میں ہے۔ بدقسمتی سے اس میدان میں بعض ایسے لوگ آ گھسے ہیں جن کی غرض و غایت جلب زر اور نفع اندوزی ہے وہ ملک و ملت کی خدمت اور خیر خواہی کے جذبات سے متاثر ہو کر یہ لائن اختیار نہیں کرتے۔ بلکہ ایک نفع بخش تجارت سمجھ کر۔ اور اس لئے ان کے نزدیک ہر وہ فعل جائز ہوتا ہے۔ جو ان کی آمد میں اضافہ کا موجب ہو سکے۔ خواہ وہ عوام کے اخلاق پر کیسا گندا اثر ڈالنے والا کیوں نہ ہو۔ وہ اپنے سامنے کوئی معین اصول نہیں رکھتے۔ بلکہ پہلا اور آخری اصول یہی ہوتا ہے۔ کہ پیسہ کمایا جائے۔ ہندوستان کے اخبارات میں جس قسم کے فحش اور مخرب اخلاق اشتہارات شائع ہوتے ہیں۔ وہ ہماری تصدیق کے لئے کافی ہیں۔ پھر ان میں جس قسم کی گندی اور اخلاق سوز خبریں شائع ہوتی ہیں۔ اور بعض اخباروں میں مخالفت و موافقت کا جو معیار ہے۔ یہ سب چیزیں مل ملا کر اخبار نویسوں کے بدترین فرومایگی کے علمبردار تصور کئے جانے کا سامان فراہم کرتی ہیں۔ اور ان کی اصلاح کے لئے گورنمنٹ کی مداخلت سے زیادہ خود اخبار نویسوں کے اپنے ارادہ اور اپنی اصلاح کی ضرورت ہے۔ البتہ ان کی مالی مشکلات کو دور کرنے کی طرف حکومت کو ضرور توجہ کرنی چاہیئے:۔

مسٹر پوتھن جوزف نے اخبار نویسوں کی مالی مشکلات کا جس دردناک پیرایہ میں ذکر کیا۔ شاید اسی کا نتیجہ تھا۔ کہ اگلے ہی روز اخبار نویسوں کی ایک کانفرنس منعقد ہو گئی۔ اور انہوں نے اپنی ایک ایسوسی ایشن قائم کی اور فیصلہ کیا۔ کہ غریب اور مستحق اخبار نویسوں کی امداد کے لئے ایک لاکھ روپیہ کا ایک فنڈ قائم کیا جائے۔ لیکن اس روپیہ کی فراہمی کی جو صورت تجویز کی گئی۔ وہ افسوسناک ہے۔ یعنی یہ کہ صاحب ثروت لوگوں سے اپیل کی جائے۔ کہ وہ دست کرم دراز کریں۔ اور ظاہر ہے کہ یہ طریق پسندیدہ نہیں کہا جا سکتا۔ اپنے مستقبل کی بنیاد دوسروں کی کرم فرمائی پر رکھنا کسی لحاظ سے بھی موزوں بات نہیں بالخصوص ایسے لوگوں کے لئے جو ملک کے اندر خود داری۔ خود اعتمادی اور اسی قسم کے دوسرے اخلاق عالیہ پیدا کرنے کے بہت حد تک ذمہ دار سمجھے جاتے ہوں۔ یہ ہرگز زیبا نہیں۔ کہ اپنی مشکلات کو دور کرنے کے لئے وہ ان سب اصولوں کو فراموش کر دیں:۔

میٹرک پاس کرنے والے نوجوان

۱۹۴۳ء کے امتحان میٹریکولیشن میں قریباً ۳۳ ہزار طلباء شامل ہوئے تھے۔ جن میں سے کم و بیش ۲۳-۲۴ ہزار پاس ہو چکے ہیں۔ ان میں سے چار پانچ ہزار تو کالجوں میں داخل ہوں گے۔ باقی قریباً بیس ہزار کے سامنے تلاش روزگار کا سوال ہوگا۔ جنگ سے قبل تو یہ سوال بہت ہی مشکل تھا۔ مگر اب بہت حد تک اس میں سہولت پیدا ہو چکی ہے۔ کیونکہ فوج اور فوج سے متعلقہ اداروں میں میٹرک پاس نوجوانوں کی اچھی خاصی کھپت ہو رہی ہے۔ اور جن نوجوانوں کو موقعہ ملے۔ انہیں ضرور فوجی خدمات کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنا چاہیئے۔ لیکن فوجی ملازمت میں بھی اس لائن کو ترجیح دینی چاہیئے۔ جو بعد از جنگ بھی کام دے سکے۔ مثلاً ٹیکنیکل لائن ہے یہ بات یقینی ہے۔ کہ جنگ کے بعد ہندوستان میں صنعتی ترقی کا دور شروع ہوگا۔ اور اس لئے جو لوگ اس میں حصہ لینے کے اہل ہونگے۔ وہ خواہ فوجی ملازمت سے فارغ بھی کر دیئے جائیں۔ انہیں روزگار کے لئے پریشانی نہ ہوگی۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

بیرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب ۲۵ مئی تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے دست مبارک پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے۔ اللھم زدفزد

No.	Name	
165	Madina	Gold Coast west Africa
166	Sakeena	"
167	Abdul Rashid	"
168	Haroon	"
169	Dawood	"
170	Ishaque	"
171	Suaib Bin-Abu Bakr	"
172	Hawa	"
173	Ibrahim	"
174	Yahya	"
175	Hajira	"
176	Yahya	"
177	Haleema	"
178	Khadija	"
179	Ibrahim	"
180	[illegible]	"
181	Saeed	"
182	Mohammad	"
183	Maryam	"
184	Usaan	"
185	Hakeem	"
186	Abdul Rahman	"
187	Hawa	"
188	Eesa	"
189	Maryam	"
190	Hawa	"
191	Mohammad	"
192	Mohd Saleem	"
193	Yaqub	"

دو مینیجروں اور ایک کلرک کی فوری ضرورت

(۱) ضرورت ہے دو ایسے مینیجروں کی جو دفتر کا کام بھی جانتے ہوں۔ اور زمینداره کا کام بھی جانتے ہوں۔ اگر زراعتی گریجوایٹ ہوں تو انہیں ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ حسب لیاقت رہائش قادیان یا سندھ۔ پراویڈنٹ فنڈ اور جنگ الاؤنس بھی دیا جائے گا۔ تنخواہ گریڈڈ ہوگی یعنی آئندہ ترقی کی گنجائش رکھی جائے گی۔

(۲) آڈٹ اینڈ بیلنس شیٹ کلرک کی جو آڈٹ کرنے اور بیلنس شیٹ بنانے کی قابلیت رکھتا ہو۔ تنخواہ چالیس۔ جنگ الاؤنس چھ روپیہ ایک من غلہ ماہوار اور پراویڈنٹ فنڈ۔ تجربہ کار آدمی کو اس سے زیادہ تنخواہ بھی دی جا سکتی ہے۔ سالانہ ترقی دو روپیہ ستر روپیہ تک اس کے علاوہ بونس وغیرہ حاصل کرنے کا بھی امکان ہے۔

درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر آئیں۔ چونکہ فوری انتخاب ضروری ہے۔ اس لئے وہی درخواست دیں جو فوراً کام پر لگ سکتے ہوں ۔

(پرائیویٹ سیکرٹری قادیان ضلع گورداسپور)

بیرم ضلع ہوشیارپور میں مناظرہ

مورخہ ۱۰ جون کو موضع بیرم میں غیر احمدیوں سے وفات حیات مسیح اور ختم نبوت کی حقیقت پر مناظرہ ہوگا۔ مناظرہ ۸ بجے صبح شروع ہوگا۔ ارد گرد کے احباب بکثرت شامل ہوں۔ موضع بیرم کیریاں لائن پر سوره اسٹیشن سے دو میل کے فاصلہ پر واقع ہے

ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

متلاشی حق کو نصیحت

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

تو کبھی تھا آریہ۔ اور سکھ کبھی	پھر بنا تو پادری۔ پھر مولوی
احمدی لیکن ہے غالب سب پہ۔ یار	"یار غالب شو کہ تا غالب شوی"

مالی کے کام سے دلچسپی رکھنے والوں کی ضرورت

چند ایسے میٹرک پاس احمدی نوجوانوں کی ضرورت ہے جن کو مالی کے کام کا شوق ہو۔ ایسے نوجوانوں کو لائل پور اگریکلچر میں تحریک جدید کے ماتحت اس کام کی ٹریننگ حاصل کرنی ہوگی۔ جو دوست اپنے آپ کو اس کام کے لئے پیش کرنا چاہیں۔ وہ فوراً مقامی امیر کی تصدیق سے خاکسار کو اپنی درخواست ارسال فرمائیں۔

انچارج تحریک جدید قادیان

اطفال احمدیہ کا بیج

اطفال احمدیہ کے لئے بیج تیار کروائے گئے ہوئے ہیں۔ مگر ابھی تک بعض بچوں کے پاس نہیں ہیں۔ قائدین۔ زعماء اور مربیان اصحاب سے التماس ہے۔ کہ اگر اطفال ان کے اطفال کے پاس بیجز نہ ہوں۔ تو وہ انہیں خریدنے کی تحریک فرمائیں۔ اور جس قدر ضرورت ہو۔ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان سے منگوا دیں۔ ایک بیج کی قیمت صرف ۲ آنے ہے۔

خاکسار مشتاق احمد مہتمم شعبہ اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اخبار احمدیہ

دو احمدی طالبات کی امتحان میں کامیابی

(۱) محترم مولوی محمد عثمان صاحب لکھنوی کی لڑکی مریم بیگم صاحبہ نے مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے بی۔ ٹی کا امتحان پاس کیا ہے۔ موصوفہ نے پریکٹس اور تھیوری ہر دو میں سیکنڈ کلاس حاصل کی ہے۔ اور انگریزی کے مضمون میں امتیاز خاص حاصل کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

(۲) ایس۔ ایم حسن صاحب انسپکٹر وار لیبر کی چھوٹی بہن زہرہ بیگم صاحبہ ونکل گرلز ہائی سکول میں پہلی احمدی طالبہ ہیں جنہوں نے میٹرکولیشن کا امتحان اردو کو بطور لازمی مضمون اختیار کرکے کامیابی حاصل کی ہے۔ اور ۲۰ روپیہ وظیفہ حاصل کیا۔

درخواست ہائے دعا۔ (۱) فضل احمد ابوبکر صاحب فضل رب عمر صاحب۔ عبد السلام صاحب اور بشیر احمد صاحب سیالکوٹی نے مختلف امتحانات دیئے ہیں (۲) جناب چوہدری عبداللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ ٹاٹا نگر لمبے عرصہ سے گھٹنے کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں (۳) شیخ سلطان محمود صاحب محلہ دار الفتوح ایک عرصہ سے سخت بیمار ہیں (۴) حاجی محمد صاحب ڈنگوی کی اہلیہ بیمار ہیں (۵) بشیر احمد صاحب موگا بیمار ہیں بخار اور ان کی ہمشیرہ درد پیچ سے بیمار ہیں۔ (۶) غلام احمد صاحب حفیظ احمدیہ ہوسٹل لاہور کی والدہ صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں (۷) اقبال احمد صاحب ایاز ۲۰ یوم سے بیمار ہیں (۸) چوہدری عبد الکریم صاحب فیروزپور چھاؤنی نے ایک محکمہ نہ امتحان دیا ہے احباب سب کی صحت و کامیابی کے لئے دعا کریں۔

دعائے مغفرت:۔ (۱) میرا لڑکا عبد الحفیظ ۲۹ اپریل کو فوت ہو گیا ہے۔ احباب دعا نے نعم البدل کریں۔ عبد العزیز گجراتی مولوی فاضل (۲) میرے والد چوہدری شاہ محمد صاحب ریٹائرڈ ہیڈ

سب انسپکٹر پولیس ۱۵ مئی کو انتقال فرما گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار ظفر اللہ خان پٹیالہ (۳) حاجی غلام احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کریام کی اہلیہ صاحبہ ۸، ۹ مئی کی درمیانی شب کو وفات پا گئیں۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ (۴) میری چھوٹی لڑکی امۃ العزیز فوت ہو گئی ہے۔ احباب دعا نے نعم البدل کریں

خاکسار لعل محمد خوشنویس موگا

عقائد کو تفصیلاً سیکھنے کی آسان راہ

اب ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ ان باتوں کو سیکھنے کی آسان ترکیب کیا ہے۔ سو معلوم ہونا چاہیئے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ خود اس سوال کو حل فرما چکے ہیں۔ اور بار بار کہہ چکے ہیں۔ کہ احمدیوں کو قرآن شریف کا ترجمہ سیکھنا چاہیئے۔ کیونکہ سب علوم کا منبع اور سب فیوض کا سرچشمہ وہی ہے۔ لیکن چونکہ ہر شخص قرآن مجید کی باریکیوں سے واقف نہیں ہو سکتا اس لئے اس کی آسان تجویز یہ ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو بار بار پڑھے اور ان میں بیان فرمودہ تفسیر کو سیکھے۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی فرمودہ تفسیر کا بار بار مطالعہ کرے۔ اور اس طرح اطمینان حاصل کرتا جائے۔ کہ وہ دوسروں کو پڑھانے کے قابل ہو گیا ہے۔

ان امور کے ساتھ ایک اور بات بھی ہے۔ جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اور وہ یہ کہ ہماری جماعت کے وہ لوگ جو عرفان کے اعلےٰ مقام میں ہیں۔ اور جنہوں نے قرآن مجید کو خوب سمجھا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو خوب غور سے پڑھا ہے۔ اور ان میں سے بہترین اور جواہرات نکال کر خوبصورت ہار تیار کئے ہیں۔ ان کی محنت سے بھی پوری طرح فائدہ اٹھایا جائے۔ میری مراد اس سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی ان بیش بہا تصانیف کا مجموعہ ہے۔ جن پر غور کر کے انسان فوراً اس نتیجہ پر پہونچ سکتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ان لوگوں سے تقاریر و تصانیف کا کام اس واسطے لے رہا ہے۔ کہ وہ اس عظیم الشان جنگ کے لئے احمدیوں کو ایسے اسلحہ سے مسلح کریں۔ کہ جس کے بعد ہمیشہ کے لئے شیطان کا سر کچلا جائے گا۔

عقائد کے جملہ امور پر حاوی اور یورپین اقوام کے مختلف اعتراضات کو بیخ و بن سے اکھیڑ کر اسلامی عقائد کی افضلیت کا معترف کرانے والی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی مندرجہ ذیل کتب ہیں جن کا بار بار مطالعہ ضروری ہے۔ (۱) ہستی باری تعالےٰ (۲) ملائکۃ اللہ (۳) تقدیر الٰہی (۴) نجات (۵) عرفان الٰہی (۶) حقیقۃ الرؤیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کا صحیح فوٹو کھینچنے والی حضور کی تصنیفات میں سے سیرت النبی اور دنیا کا محسن ہیں۔ اسی طرح حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی کتب "ہمارا خدا" عقائد میں اور سیرت خاتم النبیین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت میں بہترین کتب ہیں۔ سیرت خاتم النبیین میں مغربی اقوام کے اعتراضات کو مدنظر رکھ کر ان کے مسکت جوابات دیئے گئے ہیں۔ اور حضور کے پاکیزہ اخلاق کو اور اسلامی تعلیم کی افضلیت کو احسن پیرایہ میں پیش کیا گیا ہے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے۔ کہ وہ ان کتب کا بار بار مطالعہ کرے۔ اور ان کے مضامین کو ذہن نشین کرے۔

عقائد کی ان تفصیلات کو جاننے کے بعد ارکان اسلام یعنی حصۂ عبادات کا تفصیلی طور پر جاننا ضروری ہے۔ کیونکہ جہاں ہمارے عقائد کی عمارت کا پانچ باتوں پر قیام ہے وہاں حصہ عبادات کی بنیاد بھی پانچ باتوں پر ہے۔ یعنی کلمہ طیبہ کا اقرار۔ نمازوں کی ادائی۔ زکوٰۃ کا دینا۔ رمضان کے روزے رکھنا۔ حج بیت اللہ کرنا۔ عقائد کے علم کی طرح ان کا اجمالی علم بھی آئندہ کے لئے کافی نہیں ہو سکتا بلکہ یہ جاننا بھی ضروری ہے۔ کہ کلمہ کی اصل حقیقت کیا ہے۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز خود اس کے متعلق فرماتے ہیں کہ " موہنہ سے کوئی لفظ ادا کر دینا کوئی بات نہیں۔ جس کلمہ سے انسان مسلمان بن سکتا ہے وہ کلمہ کی اصل حقیقت ہے۔ جسے اگر تم سمجھتے ہو۔ تو تم دنیا کے استاد بن سکتے ہو۔ لیکن اگر خود نہیں سمجھتے تو دوسروں کو کیا سکھاؤ گے۔ . . . . . پس اسے سیکھو اور دوسروں کو سکھانے کی تیاری کرو۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲ اپریل ۱۹۴۳ء)

پھر صرف یہ جان لینا کافی نہیں۔ کہ ہر روز پانچ نمازوں کی ادائیگی لازم ہے۔ اور ان کے علاوہ تہجد جمعہ اور استسقاء اور خسوف و کسوف کی نمازیں ہیں۔ اور ان کی یہ یہ تفصیل ہے۔ اور یہ یہ شرائط ہیں۔ اور نہ یہ جان لینا کافی ہے۔ کہ حج کی تفصیل یہ ہے اور احکام یہ ہیں۔ نہ زکوٰۃ کے متعلق اتنا جاننا کافی ہے۔ کہ زکوٰۃ کتنی اور کس کس چیز کی ادا کرنی ہے۔ یا یہ کہ رمضان سال میں ایک مہینہ ہے اور اس کے روزے رکھنے ہر مسلمان پر فرض ہیں۔ صرف اتنا جان لینا مغربی اقوام کے حملات کے پیش نظر کافی نہیں۔ وہ ان امور کو سن کر تسلی نہیں پا سکیں گے۔ جب تک وہ یہ معلوم نہ کر لیں۔ کہ وضو کی کیا ضرورت ہے۔ بعض اعضا کو معین مقام تک دھو لینا کیا فائدہ دے سکتا ہے۔ مغربی لوگ ہماری عبادت کی شرائط کو دیکھ کر یہ اعتراض کر سکتے ہیں۔ کہ مٹی پر ہاتھ مار کر موہنہ اور ہاتھوں پر مل لینا بھلا کیا اثر رکھتا ہے۔ اور یہ کس طرح اعضا کے دھونے کے قائمقام ہو سکتا ہے پھر وہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ نمازوں میں مخصوص حرکات کی کیا ضرورت ہے۔ اور نمازوں کو مختلف اوقات سے متعین کرنا کیا معنے رکھتا ہے۔ کیوں نہ ان اوقات کے علاوہ کوئی اور اوقات مقرر کر لئے گئے۔ پھر ایک ماہ لگاتار بھوکا رہنا کیا فائدہ دے سکتا ہے۔ اور پھر اپنا گھر بار چھوڑ کر ایک چار دیواری کا طواف کرنے کے لئے جانے کا کیا مطلب ہے اور وہاں خون بہا دینا کیا اثر کر سکتا ہے۔ اسی طرح اگر زکوٰۃ نہ دی جائے تو کون نقصان ہے۔ پس جب تک ہم ان سب امور کی تفصیلات نہ جانیں۔ اس وقت تک ہم مغربی اقوام کو اپنے ارکان عبادات کی خوبیوں کا معترف نہیں کر سکیں گے لیکن اگر ہم تمام احکام اسلام کی حکمت کو سمجھتے ہوں گے۔ تو ان پر یہ ثابت کر سکیں گے۔ کہ اسلامی عبادات کے طریقے کسی انسانی دماغ کا اختراع نہیں ہیں۔ بلکہ اس خدا کی طرف سے ہیں۔ جو دنیا کے مختلف حالات و انقلابات کو جانتا ہے۔ اور اس نے اپنے علم کی بناء پر ان طریقوں کو اختیار کرنے کا حکم دیا ہے اور ایسے طریقے بتائے ہیں جو ہر زمانہ میں مفید اور ممد ترقی ہو سکتے ہیں؟

خاکسار نور الحق مولوی فاضل واقف تحریک جدید

موت کے متعلق خواب کی تعبیر

از جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے ناظر اعلےٰ

خواب عام طور پر تعبیر طلب ہوتے ہیں۔ اسمیں اللہ تعالےٰ کی کئی حکمتیں ہوتی ہیں۔ جن میں سے ایک بڑی حکمت یہ ہے کہ اس میں بناوٹ اور افترا علی اللہ اور حدیث النفس کو دخل نہیں رہتا۔ مثلاً کوئی شخص اپنے پیاروں کی نسبت موت کا خواب حدیث النفس کے طور پر دیکھ نہیں سکتا۔ کیونکہ انسانی خیال یا خواہش اس کی زندگی کے متعلق ہوتی ہے نہ کہ موت کے متعلق۔ غرض خواب دکھلائے جانے کی روحانی وجہ ہو سکتی ہے اس لئے تعبیر اور تاویل کی ضرورت پیش آتی ہے۔

موت کے متعلق خوابوں کے عجائبات میں سے ایک واقعہ میرے ساتھ ہوا ہے۔ جو میرے والد صاحب مرحوم چودھری نظام الدین صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے متعلق ہے۔ واقعہ یوں ہے کہ دسمبر ۱۹۰۹ء میں میں گورنمنٹ کالج لاہور میں بی۔ اے کے آخری سال میں تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ ایک رات میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ میرے والد صاحب مکرم فوت ہو گئے ہیں۔ یہ خواب دیکھتے ہی میں چونک پڑا۔ مگر پھر سو گیا۔ اور سوتے ہی پھر یہی نظارہ دیکھا۔ جس کی دہشت سے پھر نیند کھل گئی۔ لیکن کچھ دیر کے بعد پھر سو گیا۔ اور پھر وہی خواب دیکھا۔ گھبراہٹ سے پھر جاگ پڑا۔ اور طبیعت پر اس قدر گہرا اثر ہوا۔ اور اس قدر گھبراہٹ ہوئی۔ کہ پھر نہ سو سکا۔ صبح اس قدر اداسی اور اس قدر گھبراہٹ تھی کہ میں کالج نہیں گیا۔ اور چھٹی لے کر اپنے گاؤں میں چلا گیا۔ میرے والد صاحب بظاہر تندرست تھے۔ میں نے ان سے یا کسی اور خاندان کے فرد سے اس خواب کا ذکر نہیں کیا۔ ان کو بالکل صحیح و سالم دیکھ کر گونہ تسلی ہوئی۔ لیکن گھبراہٹ ابھی باقی تھی۔ جانے کے دوسرے دن بعد میرے والد صاحب مکرم نے مجھے کہا کہ فلاں تاریخ کو رات کے فلاں وقت میں نے خواب میں دیکھا کہ میں فوت ہو گیا ہوں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ اور میں نے حضور کی خدمت میں ایک نذرانہ پیش کیا ہے۔ ایک مٹی کا بڑا پیالہ ہے۔ جو شفاف پانی سے بھرا ہوا ہے اور اس پانی کے اندر چاندی کا ٹکڑا ہے۔ جو میں نے حضور کی خدمت میں پیش کیا ہے۔ اور وہ ٹکڑا گول دائرہ میں انگوٹھی کی طرز پر ہے جو حضور نے منظور فرمایا ہے۔

ان دونوں خوابوں کی تعبیر وصیت تھی۔ موت چونکہ بہت بڑے تغیر پر دلالت کرتی ہے۔ اور ایک احمدی کا وصیت کرنا ایک بڑے تغیر پر دلالت کرتا ہے۔ جس سے روحانی ترقی ہوتی ہے۔ اس لئے موت

موجودہ زمانہ میں جماعت احمدیہ کے لئے صحیح راہ عمل

انقلاب سے پہلے عظیم الشان تیاری کی ضرورت

(۱)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ اپریل اور مجلس مشاورت ۱۹۴۲ء کی آخری تقریر میں احباب جماعت کی توجہ اس طرف مبذول کرائی ہے۔ کہ موجودہ عالمگیر جنگ کے بعد ایک انقلابی دور کی ابتدا ہونے والی ہے۔ اور مختلف اقوام خصوصاً مغربی قومیں حق کی متلاشی ہونے کے لئے آمادہ ہو جائیں گی۔ اس لئے جماعت کے ہر فرض شناس فرد کو چاہیئے کہ وہ اپنے آپ کو اس قابل بنائے۔ کہ ان اقوام کے سامنے تعلیم اسلام و احمدیت کو پوری طرح رکھ سکے۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ جب لوگوں کے قلوب کی تختیاں بالکل صاف ہو کر اس قابل ہوں کہ ان پر اسلام کی داد اور تعلیم نقش کی جائے تو نقش کنندہ اپنے آپ کو نقش کرنے کے ناقابل پائیں۔ اور اس طرح اپنے نفوس کے لئے حسرت کے سامان پیدا کریں۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں "خوب یاد رکھو۔ کہ دنیا کے بڑے بڑے سائنس دان فلاسفر اور دیگر علوم کے ماہر تمہارے سامنے لائے جائیں گے۔ وہ تمہارے شاگرد ہونے والے ہیں۔ پس اس وقت کے لئے تیاری کرو" پھر فرماتے ہیں:- "اسے دینی تعلیم اسلام کو سیکھو۔ اور دوسروں کو سکھانے کی تیاری کرو۔ اور بہت دعائیں کرو۔ تا جب دنیا میں تغیر پیدا ہو۔ تو تم سوئے ہوئے نہ پائے جاؤ۔ بلکہ جاگتے اور مستعد پائے جاؤ"۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی روشنی میں ہمیں سوچنا چاہیئے۔ کہ ہمیں کن کن باتوں کے سیکھنے کی طرف فوری توجہ کرنی چاہیئے۔

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ بہت سے لوگ دنیا میں ایک بات کے ماننے کے دعویدار ہوتے ہیں لیکن ان کے پاس اس کے حق ہونے کا کوئی ثبوت نہیں ہوتا۔ وہ موہنہ سے تو اس امر کو سچا کہیں گے لیکن اس کی سچائی کے دلائل بیان نہیں کر سکیں گے۔ قرآن شریف نے اس بات پر بہت زور دیا ہے۔ کہ جو بات مانو دلیل سے مانو اور کامل مومن وہی کہلانے کا مستحق ہوتا ہے جو اپنے پاس دلائل رکھتا ہو۔ اور علیٰ وجہ البصیرت اپنے معتقدات کو مانتا ہو۔ جس شخص کے پاس اپنے معتقدات کے متعلق دلائل نہیں۔ وہ یقیناً کسی نہ کسی وقت دشمن کے نرغہ میں گھر کر یا وساوس کا شکار ہو کر ایمان کو ضائع کر دیگا اللہ تعالیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ قل ھذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی یعنی لوگوں کو ببانگ دہل کہدو۔ کہ میں اللہ کی طرف اس حالت میں بلاتا ہوں۔ کہ میں اور میرے متبع علیٰ وجہ البصیرۃ اپنے معتقدات پر قائم ہیں۔ اس آیت میں صاف طور پر مذکور ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے متبعین وہی ہو سکتے ہیں۔ جو بصیرت کے ساتھ اسلام پر قائم ہوں۔ یعنی وہ دلائل جن سے بصیرت حاصل ہوتی ہے خواہ عقلی ہوں۔ اور خواہ مشاہدہ کے طور پر۔ بہرحال انہیں معلوم ہونے چاہئیں پس قرآنی تعلیم کی روشنی میں ہر احمدی کا خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ نوجوان ہو یا بوڑھا یہ فرض ہے۔ کہ اپنے جملہ اعتقادات کے دلائل سے اچھی طرح واقف ہو۔ تا کہ اس کا ایمان شبہات و وساوس سے محفوظ رہے۔

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ انسان اپنے معتقدات کی مکمل تفصیلات کو جانے بغیر بھی ان کی تصدیق کر سکتا ہے۔ اور ایک حد تک کہہ سکتا ہے۔ کہ وہ اپنے معتقدات کو علیٰ وجہ البصیرۃ مانتا ہے۔ لیکن جس موقعہ اور جس ضرورت کی طرف حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرما چکے ہیں۔ وہ اس بات کا متقاضی ہے۔ کہ ہم اپنے معتقدات کے دلائل سرسری طور پر جاننے پر اکتفا نہ کریں۔ بلکہ ان کی تفصیلات کا علم رکھنے والے ہوں۔ کیونکہ ہمیں صرف اپنے نفوس کی تسلی یا اپنے ملک اور اپنے مذہب میں مشترک افراد کی تسلی ہی ملحوظ خاطر نہیں ہوگی۔ بلکہ ان مغربی اقوام کے لئے تسلی بخش دلائل کی ضرورت ہوگی۔ جن کے ذہنوں نے ہر قسم کی آزادی میں پرورش پائی ہے۔ جن کا تمدن لا مذہبیت کی طرف جا رہا ہے۔ اور جن پر مادیت غالب آ چکی ہے۔ جو کسی چیز کو بھی کہ معلوم کئے بغیر اس کو تسلیم نہیں کرتے۔ اور ہر چیز کو فلسفے کی عینک سے دیکھنا چاہتے ہیں۔ جن کو ان کے متعصب علماء اور مصنفین نے اسلام اور بانی اسلام کی شکل ایسے آئینہ میں دکھائی ہے۔ جو گرد و غبار سے آلودہ ہے۔ اور ان حالات میں سرسری طور پر اپنے معتقدات کو جان لینا کیا فائدہ دے سکتا ہے۔ ہر احمدی کا کام ہے۔ کہ وہ اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے اپنے اعتقادات کے دلائل کی تفصیلات کو جانے۔ پھر ان اعتقادات پر جو اعتراضات مغربی اقوام کے ذہنی اور تمدنی نشوونما کے لحاظ سے ہو سکتے ہیں۔ ان کے جواب معلوم کرے۔ اور اپنے عقائد کے ماننے کے مختلف فوائد اور ان کی باریک در باریک حکمتوں کو پوری طرح واضح کر سکے۔ تا مغربیت کو وہ عقائد ماننے کے بغیر کوئی چارہ نہ رہے اسے ارکان عبادت کی تفصیلات کا ہی علم نہ ہو۔ بلکہ یعلمھم الکتاب والحکمۃ کے ماتحت ان پر غور کرے۔ تا فلسفہ کی عینک سے دیکھنے والوں کو ان ارکان کا فلسفہ سمجھا کر مطمئن کر سکے۔ پھر اسلام اور بانئے اسلام پر مغربی اقوام کے علماء کے بیان کردہ اعتراضات کے جوابات ہی اسے نہ آتے ہوں۔ بلکہ اسلام کی ان خصیلتوں کا بھی علم ہو۔ اور وہ انہیں ایسی صفائی سے بیان کر سکتا ہو۔ کہ مخالف انہیں تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائے۔ اس کے علاوہ بانئے اسلام علیہ التحیۃ والسلام کے ان حالات کا بھی تفصیلی علم ہو۔ جو حضور کے حقیقی حسن کو ظاہر کرنے والے ہیں۔ اور پھر اس بات کا بھی علم ہو۔ کہ خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں کس طرح اسلام کا جھنڈا بلند کروایا ہے اور اب دنیا میں کیا انقلاب آنے والا ہے۔

اس سلسلہ میں سب سے پہلی بات جس کی طرف توجہ کرنی ضروری ہے۔ وہ ہمارے ان عقائد خمسہ کا با دلائل علم ہے۔ جن پر ہمارے ایمان کی عمارت کا قیام ہے۔ یعنی ہستی باری تعالیٰ ملائکہ۔ انبیاء اور ان پر نازل شدہ کتب قیامت اور قضا و قدر۔ کیونکہ یہ سب امور ایسے ہیں کہ جب کوئی اسلام کے خوشنما محل میں داخل ہونا چاہے۔ تو اس کے لئے یہ پانچ دروازے ہیں جن میں سے گزرے بغیر چارہ نہیں۔

پس جونہی مغربی اقوام اسلام کی طرف رجوع کرینگی سب سے پہلے ان کے سامنے عقائد کا معاملہ پیش ہوگا۔ اور ان کی ان کے متعلق تسلی کرنے کے لئے عقائد کا اجمالی علم رکھنا کافی نہ ہوگا۔ کیونکہ ان اقوام میں سے اگر ایک طبقہ ہستی باری تعالیٰ کا منکر ہوگا۔ تو دوسرا خدا تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرا کر تین خداؤں کا قائل ہوگا۔ پھر ایسے لوگوں کے نزدیک تو ملائکہ کا اقرار اور انکار گویا برابر ہی ہے۔ پس جب تک انہیں ملائکہ کو ماننے کی ضرورت نہ بتائی جائے گی۔ وہ کس طرح اس کے قائل ہوں گے۔ ان کے نزدیک رسولوں پر ایمان لانا تو کجا۔ اول تو وہ الہام کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ اور عقل کو ہی کافی خیال کرتے ہیں۔ پھر ان کے نزدیک مر کر جی اٹھنا تو ایک عجوبہ سے بڑھ کر نہیں۔ جزا سزا کا معاملہ تو بہت دور کی بات ہے۔ اور یہ سب باتیں ایسی ہیں۔ کہ انہیں مد نظر رکھتے ہوئے ایک فرض شناس اور زیرک انسان اچھی طرح سمجھ سکتا ہے۔ کہ آئندہ زمانہ میں اپنے فرائض کی باحسن وجوہ ادائیگی کے لئے ہمیں کیا کیا سیکھنا چاہیئے۔ یورپین اقوام کے ان پر اعتراضات کے جواب۔ خدا تعالیٰ کی وحدانیت کے دلائل اور اسلام کیسا خدا پیش کرتا ہے۔ اس کی صفات کیا ہیں۔ اس کی معرفت کس طرح حاصل ہوتی ہے۔ پھر ملائکہ کی کیا حقیقت ہے۔ ان کے کیا کام ہیں۔ ان کے وجود کا کیا ثبوت ہے ان کی کیا ضرورت ہے۔ ان کے وجود پر کیا اعتراضات اور ان کے کیا جواب ہیں۔ رسولوں کے ماننے کی ضرورت اور ان کی عصمت کے دلائل۔ انبیاء آ کر دنیا میں کیا تبدیلی پیدا کرتے ہیں۔ اور پھر یہ کہ الہام خدا کے کلام کا نام ہے۔ نہ کہ دماغی خیالات کا۔ الہام کے نزول کی ضرورت۔ تقدیر پر ایمان کی ضرورت تقدیر کی حقیقت۔ تقدیر کے متعلق شبہات اور ان کے جوابات۔ روز جزا سزا کی ضرورت پھر اس بات کے دلائل کہ فی الواقعہ ایسا ہوگا بھی۔ اور یہ کہ نیک اعمال کرنے والا جنت میں جائے گا۔ اور بد اعمال کرنے والا دوزخ میں۔ اور پھر یہ کہ اس جنت و دوزخ کی کیا حقیقت ہے نجات کیسے ہوگی۔ اور نجات یافتہ کون کہلائیگا۔ ان سب باتوں کا ہمیں اچھی طرح علم ہونا چاہیئے۔ ورنہ ہم اسلام پر رجوع کرنے والوں پر اپنے عقائد کو واضح نہیں کر سکیں گے۔

جماعت احمدیہ کھوکھر دیالگڑھ کا تبلیغی جلسہ

جماعت احمدیہ کھوکھر دیالگڑھ کا تبلیغی جلسہ ۲۹ مئی ۱۹۴۳ء بروز ہفتہ منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ مرکز سے حضرت میر محمد اسحاق صاحب۔ جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال اور دیگر بزرگان و مبلغین تشریف لے جائیں گے۔ جلسہ صبح ۱۰ بجے سے ۵ بجے شام تک ہوگا۔ ملحقہ جماعتوں اور قادیان کے احباب سے درخواست ہے۔ کہ کثرت سے شریک ہو کر فریضۂ تبلیغ کی ادائیگی میں ممد و معاون بنیں۔ غیر احمدی زیر تبلیغ اصحاب کو بھی ساتھ لانے کی کوشش کریں۔ (خاکسار انچارج دفتر مقامی تبلیغ قادیان)

تفسیر کبیر جلد سوئم کی فروخت!

معلوم ہوا ہے۔ کہ قاضی عبد الرحیم صاحب بھٹی تفسیر کبیر جلد سوئم فروخت کر رہے ہیں۔ اور بعض دوستوں نے ان سے چند نسخے خریدے بھی ہیں۔ چونکہ تفسیر کبیر کے جو نسخے ان کے پاس ہیں۔ اور جن کو وہ فروخت کر رہے ہیں۔ وہ زیر تنازعہ ہیں۔ اس لئے کوئی دوست تا اطلاع ثانی ان سے تفسیر کبیر جلد سوئم نہ خریدے۔ اور جن دوستوں نے ان سے تفسیر کبیر خرید کی ہے۔ وہ اپنے نام اور پتہ نیز جس قیمت پر خریدی ہے۔ اس سے نظارت کو اطلاع دیں۔ اور جو نسخہ انہوں نے خرید ا ہے۔ اس کو اپنے پاس محفوظ رکھیں۔ کسی اور کے پاس فروخت نہ کریں +

(ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان)

69

صوبہ پنجاب کے جنگی عطیے اور قرضے

اپریل ۱۹۴۳ء تک پنجاب نے عطیوں اور قرضوں کی صورت میں علی الترتیب ۱۸۱۳۵۸۴۹ روپے اور ۹۹۴۱۳۹۸۱ روپے تک جا پہنچی ہے۔

صرف اپریل ۱۹۴۳ء کے مہینے میں اس صوبے میں مختلف جنگی فنڈوں۔ اور خیراتی فنڈوں میں عطیات کی مقدار ۸۰۸۱۵۶ روپے تھی۔ اور مختلف جنگی قرضوں میں جو رقوم لگائی گئیں۔ ان کی مقدار ۲۹۵۳۳۴۶ روپے تھی۔ ملتان ڈویژن کو عطیوں میں۔ اور لاہور ڈویژن کو قرضوں میں اول رہنے کا فخر حاصل ہے۔

اگر ضلع وار دیکھا جائے۔ تو لاہور کا ضلع قرضوں میں اور جالندھر کا ضلع عطیوں میں سب سے اوپر نظر آتا ہے۔ جن کی مقدار علی الترتیب ۲۸۱۳۳۱۲ روپے اور ۱۰۴۳۱۳ روپے ہے۔

سوک گارڈوں کی بھرتی کی رفتار میں تسلی بخش ترقی ہو رہی ہے اس وقت تمام صوبے میں سوک گارڈوں کی تعداد ۲۲۷۶۱ ہے (بحکمہ اطلاعات پنجاب)

وصیت کی بحالی

ڈاکٹر عطر دین صاحب بھیرے نے چونکہ اپنا سارا بقایا ادا کر دیا ہے۔ اس لئے ان کی وصیت بحال کر دی گئی ہے

مبلغ پچاس روپیہ انعام

اس شخص کو دیا جائیگا جو کہ میرا ایک ٹرنک لائٹ براؤن جسمیں اونی اور سوتی پارچات وغیرہ کے علاوہ بہت اشد ضروری کاغذات و تمسکات ہیں۔ ان کاغذات میں بعض پر میرا پتہ ایم۔ اے لطیف منیجر سلام جی مومن بھائی اینڈ کمپنی لونڈ خوڑ ضلع مردان لکھا ہوا ہے۔ اور بعض پر ایم۔ اے لطیف مشینری ایجنٹ اینڈ کنٹریکٹر لونڈ خوڑ (مردان صوبہ سرحد) ہے۔ مذکورہ ٹرنک لفٹ گئج ز شہرہ جنگشن سے کار کنان ریلوے کی غلطی سے غلط ڈلیور یا بریک میں چلا گیا یا گم ہو گیا ہے۔ جو شخص اس ٹرنک کو مجھ تک یا سٹیشن ماسٹر صاحب نوشہرہ جنکشن کو پہنچائے یا چوری اور [illegible] برآمد کرادے اس شخص کو علاوہ ان اخراجات (جو وہ ہم تک پہنچانے یا برآمد کرانے میں کریگا) کے مبلغ پچاس روپے انعام بھی فوراً اسے دیئے جائینگے المعلن ایم۔ اے لطیف معرفت مرزا غلام حیدر صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر [illegible]

ڈاکٹر صاحبان حبا موتی سرمہ کو ہی پسند فرماتے ہیں

ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب سپرنٹنڈنٹ چھاؤنی فیروز پور لکھتے ہیں کہ "میری آنکھیں مجھے تقریباً جواب دے چکی تھیں۔ اتفاقاً آپکے سرمہ کی خبر ملی منگوایا۔ استعمال شروع کیا۔ یہ اللہ کی رحمت کا کرشمہ ہی ہے تو کیا جس جس نے بھی استعمال کیا اسکے مسیحائی اثر کو دیکھ کر عبرت میں رہ گیا۔ براہ کرم سات تولہ اور بھیجئے۔" موتی سرمہ حبابہ امراض چشم کیلئے اکسیر مانا گیا ہے۔ آپکو بھی صرف یہی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہیئے۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے محصول ڈاک علاوہ ملنے کا پتہ :-

منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان پنجاب

اپنی تمام طبی ضروریات کے لئے "طبیہ عجائب گھر" کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں

مکان قابلِ فروخت

ایک مکان واقعہ محلہ باب الانوار نزد پرانی زنانہ جلسہ گاہ جو ایک کنال زمین پر تعمیر شدہ ہے اور جسکے تین کمروں میں ایک کمرہ ۲۵×۱۵ فٹ اور باقی دو ۱۲×۱۵ فٹ قابل فروخت ہے۔ چھتیں پختہ ڈاٹ والی ہیں۔ خواہشمند احباب مجھ سے خط و کتابت کریں یا ملکر قیمت کا فیصلہ کریں

خاکسار عبد الرحمٰن جٹ مولوی فاضل ہیڈ [illegible] مدرسہ احمدیہ

یکم جون کو وی۔ پی ارسال کئے جائیں گے۔

احباب وصولی کیلئے تیار رہیں۔ احباب کو معلوم ہوگا کہ وی۔ پی وصول نہ کرنا دفتر کو نقصان پہنچانا ہے۔

اسقاطِ حمل کا مجرب علاج

حبّ اٹھرا

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ اُن کے لئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمتِ غیر مترقبہ ہے۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔ حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس دوا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنے۔ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر بارہ روپے

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح اول دواخانہ معین الصحت قادیان

شباکن!

ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین خالص تو ملتی نہیں۔ اگر ملتی ہے۔ تو پندرہ سولہ روپے اونس۔ پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہو جاتی ہے۔ سر میں درد اور چکر پیدا ہو جاتے ہیں۔ گلا خراب ہو جاتا ہے۔ جگر کا نقصان ہوتا ہے۔ اگر ان امور کے بغیر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں تو شباکن استعمال کریں۔ قیمت یکصد قرص ۱۲/ پچاس قرص ۷/

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

آپکو اولاد نرینہ کی خواہش ہے

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا تحریر فرمودہ نسخہ جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ ان کو شروع سے ہی دوائی

"فضل الٰہی"

دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوتا ہے قیمت مکمل کورس پندرہ روپے مناسب ہوگا کہ لڑکا پیدا ہونے پر ایام رضاعت میں ماں اور بچہ کو اٹھرا کی گولیاں جن کا نام "ہمدرد نسواں" ہے۔ دی جائیں تاکہ بچہ آئندہ مہلک بیماریوں سے محفوظ رہے۔ ملنے کا پتہ :-

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

چنکنگ ۲۵ مئی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ۲ جاپانی ڈویژن بڑی تیزی کے ساتھ دریائے ینگسی کی بندرگاہوں پر بڑھ رہے ہیں۔ اور ینگسی کے محاذ پر فیصلہ کن جنگ شروع ہوگئی ہے۔

پشاور ۲۵ مئی۔ سردار اجیت سنگھ منسٹر پبلک ورکس نے ایک بیان میں کہا کہ غیر کانگرسی مسلمانوں نے وزارت بنانے کیلئے کافی طاقت حاصل کر لی تھی۔ ان حالات میں اقلیتوں کے لئے یہی راہ مدبرانہ اور تعمیری ہے کہ وہ صوبہ میں خالص مسلم وزارت نہ بننے دیتے اور باعزت شرائط پر مسلمانوں سے تعاون کرکے وزارت کو کولیشن وزارت میں بدل دیتے۔

لنڈن ۲۵ مئی۔ وزیر خزانہ نے پارلیمنٹ میں بتایا کہ موجودہ جنگ میں ایک کروڑ ۴۰ لاکھ پونڈ روزانہ خرچ کئے جا رہے ہیں۔ حکومت برطانیہ جنگی ضروریات کے لئے ایک ہزار ملین پونڈ قرض لیگی۔

جوہنسبرگ ۲۵ مئی۔ فیلڈ مارشل سمٹس نے ایک تقریر میں اعلان کیا کہ جنگ جلد ہی اور اچانک ختم ہو جائے گی۔ اور ایسے حالات پیدا ہو جائیں گے۔ جو خود بخود جنگ کو ختم کر دیں۔

چنکنگ ۲۵ مئی۔ چینی ہائی کمان نے اعلان کیا ہے۔ کہ جاپانی فوجوں نے یویانگ کو ان پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ شہر ینگسی کی مشہور بندرگاہ ہنکنگ سے جنوب کی طرف ۳۵ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ اعلان میں اس امر کا اظہار کیا گیا ہے۔ کہ جاپانیوں کی چھ ڈویژن فوج ینگسی کی بندرگاہوں پر زبردست دباؤ ڈال رہی ہے جاپانی فوج کی اس پیشقدمی کا یہ مطلب ہے کہ وہ چنکنگ پر قبضہ کرنا چاہتی ہے۔ جو ان دنوں چین کا دارالسلطنت ہے۔ اب لڑائی چنکنگ سے ۲۵ میل کے فاصلے پر ہو رہی ہے۔ دریا کے جنوب میں گھمسان کا رن پڑ رہا ہے۔ اس سے مغرب کی جانب جاپانی فوجیں دریائے ینگسی کیانگ کو عبور کرنے میں کامیاب ہوگئی ہیں۔

لاہور ۲۴ مئی۔ آج صبح دس بجے لاہور کے اخبار نویسوں کا ایک جلسہ ہوا۔ جس میں مختلف اخبارات میں کام کرنے والے چالیس اخبار نویس شریک تھے۔ پنجاب ورکنگ جرنلسٹس ایسوسی ایشن قائم کی گئی۔ اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ پنجاب کے بیکار۔ ضرورت مند اور غریب اخبار نویسوں کی ریلیف کے لئے ایک لاکھ روپے کا فنڈ قائم کیا جائے۔

بمبئی ۲۵ مئی۔ مسٹر ساورکر صدر آل انڈیا ہندو مہاسبھا کی سالگرہ کی تقریب پر انکو دو لاکھ روپیہ کی تھیلی پیش کی جائے گی۔ ۶۱ ہزار روپیہ کی ایک اور تھیلی بمبئی میں پیش کی جائے گی۔

گجرات ۲۵ مئی۔ ڈپٹی کمشنر گجرات کے خلاف ایک نظم کی بناء پر جسٹس حکیم عبداللطیف عارف کے خلاف چلانے کی کوشش کی گئی تھی۔ اُسے عدالت علیہ لاہور نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جہلم کے سپرد کر دیا تھا۔ ۲۰ مئی کو پیشی تھی۔ مسل نہ پہنچی۔ ۲۵ مئی کو حاضری کا حکم ہوا۔ پھر بھی مسل نہ پہنچی پھر ۲۳ مئی کو حاضری کا حکم ہوا۔ مگر مسل نہ پہنچی آخر ۱ بجے دوپہر کے بعد سرکاری وکیل گجرات نے پیش ہو کر حسب تحریر مسٹر ڈی۔ ایس۔ گرنوالی ڈپٹی کمشنر گجرات مقدمہ واپس لے لیا۔ اور عدالت نے منظور فرما کر ملزم کو باعزت ڈسچارج کر دیا۔ عارف صاحب کو ۱۳ مارچ کو گرفتار کیا گیا تھا۔

لنڈن ۲۶ مئی۔ فن لینڈ کے دارالحکومت ہیلسنکی میں جرمن سٹاف کی کانفرنس ہو رہی ہے۔ جس میں ہر ہٹلر کے علاوہ دوسرے جرمن اور فنی افسر حصہ لے رہے ہیں۔

نئی دہلی [illegible] مئی۔ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ ذاتی اور تجارتی ضروریات سے زیادہ سکے جمع کرنا جرم ہے۔ حال ہی میں اخبارات میں ایک خبر شائع ہوئی تھی۔ جس سے یہ غلط فہمی پیدا ہونے کا احتمال تھا کہ چھوٹے سکے جمع کرنا جرم نہیں۔

لاہور ۲۵ مئی۔ پنجاب کی مختلف منڈیوں میں گندم کا نرخ یوماً فیوماً گر رہا ہے۔ بہاولپور میں پرسوں ۲۳ مئی کو گندم ۷ روپے ۱۲ آنے من فروخت ہوتی رہی۔

لنڈن ۲۰ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ سسلی اور سارڈینیا جانے کی غرض سے جنوبی اٹلی میں اطالوی فوجوں کا زبردست اجتماع ہو رہا ہے۔ مسولینی نے اٹلی کو متنبہ کیا ہے۔ کہ اگر اتحادی افواج سسلی یا سارڈینیا میں اتر آئیں۔ تو اٹلی کی خیر نہیں۔

دہلی ۲۶ مئی۔ انڈین کمانڈ نے اعلان کیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ اراکان کے محاذ پر کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ برطانی طیاروں نے دشمن کے ٹھکانوں پر زور دار حملے کئے۔

لنڈن ۲۶ مئی۔ دارالعوام میں وزیر نوآبادیات نے کہا کہ جنگ کے بعد سول اور انڈین ایڈمنسٹریشن برمیوں کا مکمل اقتدار ہوگا۔ حکومت برطانیہ صرف فوجی اور غیر ملکی امور سے واسطہ رکھے گی۔ اور خرچ دونوں حکومتیں برداشت کریں گی۔

لنڈن ۲۶ مئی۔ برطانی طیاروں نے جرمنی کے صنعتی شہر ڈسلڈورف پر بڑے زور کا حملہ کیا۔ حملے کے بعد ۲۷ جہاز واپس نہیں آسکے۔ یہ جرمنی کا بہت اہم شہر ہے۔ اور یہاں جنگی سامان کے کئی کارخانے ہیں۔ اب تک اس شہر پر پچاس حملے ہو چکے ہیں۔ جنوری سے اس پر کوئی حملہ نہ ہوا تھا۔

واشنگٹن ۲۶ مئی۔ مسٹر روزویلٹ کے نمائندہ خصوصی برائے ہند مسٹر ولیم فلپس آجکل یہاں ہیں۔ مگر اُمید کی جاتی ہے۔ کہ وہ چند ہفتوں تک پھر ہندوستان آئیں گے۔

لنڈن ۲۰ مئی۔ برطانی ہوائی جہازوں نے اپنے ہوائی اڈوں سے اُڑ کر دشمن کے مختلف ٹھکانوں پر سسلی۔ سارڈینیا اور پینٹی لیریا میں حملہ کیا۔ ان حملوں میں دشمن کے ۲۴ ہوائی جہاز کام آئے۔ اتحادیوں کو صرف [illegible] کا نقصان ہوا۔

لنڈن ۲۶ مئی۔ کل روس اور برطانیہ کے باہمی اتحاد کی سالگرہ منائی گئی۔ اس تقریب پر دونوں حکومتوں نے ایک دوسرے کو پیغام ارسال کئے۔

ماسکو ۲۶ مئی۔ میدانی لڑائی بدستور ٹھنڈی پڑی ہوئی ہے۔ البتہ روس کے ہوائی جہاز جرمنوں کی رسد اور کمک کے اہم راستوں پر بمباری کرتے رہے۔ اسکے علاوہ میں لینن گراڈ کے رستے میں دشمن آٹھ ہوائی جہاز گرا لئے گئے۔

دہلی ۲۶ مئی۔ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ گاندھی جی نے درخواست کی تھی۔ کہ مسٹر جناح کے نام ان کی ایک مختصر چٹھی پہنچا دی جائے جس میں آپ نے مسٹر جناح سے ملاقات کی خواہش کی ہے۔ گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ یہ چٹھی نہیں پہنچائی جا سکتی۔ اس فیصلے سے دونوں لیڈروں کو آگاہ کر دیا گیا ہے۔ حکومت نے اعلان میں لکھا ہے کہ ایسے شخص کو کسی سیاسی بات چیت کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ جو ملک میں خلاف قانون تحریک چلانے کے الزام میں ماخوذ ہو۔ اور جس نے اس الزام سے اپنی برأت کا اعلان نہ کیا ہو۔ رائٹر کے نامہ نگار کی اطلاع ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ گورنمنٹ ہند کے اس فیصلے کی حمایت کرے گی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مسٹر روزویلٹ کے نمائندہ مسٹر ولیم فلپس کو بھی گاندھی جی سے ملنے کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔

لنڈن ۲۰ مئی۔ سہ شنبہ کی رات کو پانچسو انگریزی بمباروں نے ڈیسلڈورف پر جو حملہ کیا اس میں ہر منٹ میں دو دو ٹن کے پانچ بم گرائے۔ اس حملہ میں پانچسو طیاروں نے حصہ لیا۔

لنڈن ۲۷ مئی۔ سہ شنبہ کے دن چار سو بمباروں نے سسلی اور سارڈینیا پر حملہ کیا۔ بم کشتیوں کے اڈوں۔ جنگی ذخائر اور ایک بجلی گھر پر گرے۔

[illegible] قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں [illegible] اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر رحمت اللہ خان شاکر